مختصر
طہارت کے مسائل
برائے
خواتین
مستند فتاویٰ جات اور کتب احادیث سے ماخوذ
مرتبہ
عبدالوکیل ناصر
ناشر
ادارہ اشاعت قرآن وحدیث پاکستان

۴۲
مختصر
طہارت کے مسائل
برائے
خواتین
مستند فتاوی جات اور کتب احادیث سے ماخوذ
مرتبہ
عبدالوکیل ناصر
ناشر
ادارہ اشاعت قرآن وحدیث پاکستان

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

اسلام کی آمد سے پہلے عورت کی حالت نہایت ابتر و ناگفتہ بہ تھی' معاشرہ میں اس کا کوئی مقام تھا نہ کوئی حیثیت۔ بلکہ کسی نے یہاں تک بھی کہا کہ ''عورت فتنہ وشر کی بنیاد اور انسانوں کی تباہی کا باعث ہے'' اور کسی نے کہا کہ ''عورت انسان کے لیے ذلت کا سبب ہے'' عورت کی قدر و منزلت نہ ہونے کے باعث ہی ہندو قوم عورت کو اس کے شوہر کے مرنے کے بعد اس کے ساتھ ہی جلا دیتے ہیں۔

جبکہ اسلام کی آمد کے ساتھ ہی مظلوم' اچھوت اور سماج کی بدنصیب عورت کو سائبان امن میسر ہو گیا' اس کے خلاف لگائے گئے عیوب و نقائص کا ازالہ کیا گیا اور اسے وہ شرف و عزت بخشی گئی کہ جس کی مثال سابقہ اقوام و ملل میں نہیں ملتی۔

دین اسلام نے عورت کے جملہ حقوق و واجبات کو تسلیم کیا اور اسے قانونی شکل دی' خواہ حقوق انسانی ہوں یا مذہبی' اخلاقی ہو یا تعلیمی' مالی ہو یا تعزیری اور بہت سے احکام و مسائل میں مرد و زن کو یکساں قرار دیا ہے۔

مثلاً

☆ تخلیق و پیدائش کے اعتبار سے مرد و عورت کی جنس ایک ہے۔

☆ انسانیت کی تکریم و افضیلت میں مرد و زن دونوں یکساں ہیں۔

☆ عمل و جزائے عمل میں عورتیں مردوں کی مانند ہیں

باہمی تعلقات اور قرابت کے لحاظ سے عورت کے چار نمایاں رشتے اسلام نے بیان کیے ہیں۔

(۱)ماں (۲)بہن (۳) بیوی (۴)بیٹی

ان چاروں رشتوں کا مقام اور حقوق وغیرہ دین اسلام میں بڑی وضاحت کے ساتھ بیان ہوئے ہیں جس کی تفصیل کا یہاں موقع نہیں ہے۔

زیرنظر مختصر کتابچہ دین اسلام کی عورتوں کے حوالہ سے قدردانی کو مدنظر رکھتے ہوئے مرتب کیا گیا ہے' جس میں انتہائی اختصار سے کام لیتے ہوئے خواتین کے چند مخصوص مسائل لکھے گئے ہیں' جو کہ عوامی محفل میں اشارۃ وکنایۃ اور شاذ و نادر ہی بیان کیے جاتے ہیں حالانکہ ان مسائل کا جاننا انتہائی اشد ضروری ہے تا کہ طہارت و پاکیزگی کی تکمیل ہو سکے کیونکہ طہارت ہی عبادت کی کنجی ہے۔

واللہ ولی التوفیق

کتبه' العبد الفقير الى رحمة ربه القدير
عبدالوکیل ناصر عفی عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خواتین کے لیے (طہارت و پاکیزگی کے) مخصوص مسائل

وضو اور نواقض وضوء (وضوء توڑ دینے والا عمل)

۱۔ وضو کیا ہے؟

وُضوء (واوَ کے پیش کے ساتھ) اس کا معنی ہے اپنے اعضاء وضوء کو دھونا اور واوَ کے (زبر کے ساتھ) یعنی وَضوء تو اس کا معنیٰ ہے وضوء کرنے کا پانی۔

۲۔ کیا نیت زبان سے کرنی چاہیئے؟

وضوء اور نماز کے لیے نیت فرض ہے مگر اس سے مراد صرف دل میں ارادہ کرنا ہے یہ مراد نہیں کہ آپ کوئی الفاظ اپنی طرف سے (اردو) میں بنالیں، بلکہ یہ عمل بدعت ہوگا کیونکہ کسی بھی حدیث میں وضوء وغیرہ کی نیت کے الفاظ ثابت نہیں ہیں۔ (ہر شخص کا اپنی زبان میں نیت کرنا ہی اس کے من گھڑت ہونے کی دلیل ہے اگر یہ حدیث میں ہوتی تو عربی میں ہوتی)

۳۔ عورت کے جسم سے نکلنے والی رطوبت سے وضوء ٹوٹتا؟

جسم سے نکلنے والی چیز پیشاب و پائخانہ اور ہوا خارج ہونے سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے جبکہ ہوا خارج ہونے کی بو یا آواز محسوس ہو۔ عرب کی دائمی کمیٹی نے اس قسم کے سوال کا یہ جواب دیا ہے کہ یہ مادے (رطوبتیں) پیشاب کے حکم میں ہیں، عورت پر ان کے اخراج کے سبب استنجاء شرعی وضواور بدن و کپڑے کے اس حصے کا دھونا لازم ہے جس پر وہ لگ گئے ہوں۔ (فتاویٰ برائے خواتین اسلام)

عمومی طور پر سبیلین (چھوٹے اور بڑے پیشاب کے راستے) سے خارج ہونے

والی چیز سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے خواہ وہ (مذی ہو یا ودی وغیرہ) لہٰذا وضوء دوبارہ کرنا چاہیئے البتہ اگر بیماری ہے (لیکیوریا وغیرہ کی) تو پھر ایک دفعہ وضوء کر کے ایک نماز اس سے ادا کر لے اور دوسری نماز کے لیے پھر نیا وضوء کرے (استنجاء کے بعد)۔

۴۔ کیا بچے کی نجاست دھونے سے وضوء ٹوٹ جائے گا؟

باوضو یا بے وضو شخص کے جسم سے نجاست دھونا ناقض وضو نہیں ہے ہاں اگر بچے کی شرمگاہ کو ہاتھ لگ جائے تو اس سے وضو ٹوٹ جائے گا' جس طرح اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اسی طرح بچے کی شرم گاہ کو ہاتھ لگانے سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ (دارالافتاء کمیٹی۔ فتاویٰ برائے خواتین)

۵۔ پیشاب کے قطرے کی بیماری ہو تو؟

شیخ ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایسی عورت کو نماز ادا کرنی چاہیئے' مستحاضہ عورتوں کی طرح ہر نماز کے وقت وضو کریں اور روئی وغیرہ کے استعمال سے امکانی حد تک (پیشاب کے قطروں) سے بچاؤ اختیار کریں۔ نماز کے دوران اگر کبھی یہ محسوس ہو تو بالکل خیال نہ کریں کیونکہ مریض کا حکم صحیح سے جدا ہے' شریعت مطہرہ میں آسانیاں موجود ہیں۔

۶۔ ناخن پالش لگی ہو تو وضوء کرنا؟

اگر یہ ناخن پالش پانی کو ناخن تک پہنچنے سے روکنے کا باعث ہے تو اسے ہٹانا (زائل کرنا) واجب ہے بغیر اسے زائل کیے وضو نہ ہوگا۔ اگر وضو کے بعد لگائی ہے تو پھر کوئی مسئلہ نہیں۔

۷۔ وسواس پیدا ہونا؟ (پتہ نہیں وضو ہوا یا نہیں؟ وغیرہ وغیرہ)

افتاء کمیٹی سعودیہ عربیہ نے اس قسم کے سوال کا تفصیلی جواب دیتے ہوئے آخر

میں ایسی عورت کو نصیحت کی کہ جب تم وضوٗ حیض یا جنابت کے غسل سے فارغ ہو جاؤ تو اپنی پاکی کا یقین کرلو اور وسوسہ اور دیر تک حمام میں ٹھہرے رہنے سے خود کو بچاؤ' کیونکہ یہ شیطانی وسوسہ ہے۔ (فتاویٰ برائے خواتین اسلام)

جب تک یہ یقین نہ ہو جائے کہ میں بے وضو ہوگئی ہوں (ہوا خارج ہونے کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے) اس وقت تک خود کو باوضو ہی تصور کرنا چاہئے صرف وسوسہ اور شک کی بنیاد پر خود کو بے وضو نہ سمجھنا چاہئے۔

۸۔ بغیر وضوء تلاوت قرآن کرنا اور اسے چھونا؟

بے وضوء تلاوت کرنا یا مصحف کو چھونا خلاف ادب ہے لہٰذا آداب کو ملحوظ رکھتے ہوئے وضوء کرنا ہی اولیٰ ہے اور پھر آثار صحابہ بھی اسی کی تائید کرتے ہیں۔ (تفصیل مسائل جنابت میں دیکھ لیں)

یاد رکھیں کہ جواز کی صورت کو عادت یا ادب نہیں بنا لینا چاہئے۔

۹۔ کیا اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

صحیح مسلم واحمد وغیرہ میں یہ روایت موجود ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کیا ہم اونٹ کا گوشت کھا کر وضوء کریں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ "نعم توضاء من لحوم الإبل" ہاں تم اونٹ کا گوشت کھا کر وضوء کرو۔ (بحوالہ فقہ الحدیث)

حیض کے مسائل

۱۔حیض کیا ہے؟ یہ کس چیز کی علامت ہے؟

لغت میں اس کا معنی ہے بہنا اور عرف عام میں عورت کے رحم سے مخصوص ایام میں معینہ ایام تک خون کا بہنا مراد ہے جو کسی بیماری کے سبب نہ ہو۔(حائضہ وہ عورت ہے جسے حیض کا خون آئے)

ڈاکٹر صالح بن فوزان لکھتے ہیں کہ اس چیز (حیض) کو اللہ تعالیٰ نے تمام بنات آدم کے حق میں مقدر کردیا ہے۔

جب عورت حالت حمل میں نہیں ہوتی یا بچے کو دودھ پلانے والی نہیں ہوتی تو اس خون کا کوئی مصرف نہیں رہ جاتا ہے' لہٰذا متعینہ اوقات میں یہ خارج ہوجاتا ہے اسی کو ماہواری بھی کہاجاتا ہے۔

حیض کی ابتداء لڑکی کے جوان و بالغ ہونے کی علامت ہے اور اس کی ابتداء ۹ سال کی عمر سے بھی ہوسکتی ہے۔

۲۔ حیض آنے کی کم از کم اور زیادہ سے زیادہ مدت کیا ہے؟

شریعت مطہرہ میں حیض کے لیے کم از کم یا زیادہ سے زیادہ ایام کی کوئی حد بندی نہیں ہے بلکہ مطلقاً ایام حیض کی ابتداء و انتہاء کا ذکر ہے' اس بنا پر اگر عورت وہ خون دیکھے جو عورتوں میں حیض کا خون سمجھا جاتا ہے تو وہ بلاتحدید وقت حیض کا خون ہوگا' البتہ اگر خون برابر جاری رہتا ہے اور کبھی ختم نہ ہوتا ہو یا مہینہ بھر میں مختصر مدت (ایک دودن) کے لیے رک جاتا ہو تو ایسی حالت میں وہ استحاضہ (بیماری) کا خون سمجھا جائے گا۔

(یاد رہے کہ بعض علماء نے حیض کی مدت کم از کم ایک دن اور زیادہ سے زیادہ پندرہ دن بتائی ہے مگر یہ صحیح نہیں ہے بلکہ عرف کا اعتبار ہوگا)

۳۔عام خون اور حیض کے خون میں کیا فرق ہے؟ پہچان کیسے ہوگی؟

حیض کا خون دوسرے خون سے ممتاز (الگ) ہوتا ہے جو کہ پہچان لیا جاتا ہے حدیث میں نبی علیہ السلام نے حیض کے خون کا رنگ سیاہ بتلایا ہے(ابوداؤد دیکھیں)

یہ ایک عمومی علامت ہے ساتھ ہی یہ علامت بھی ہے کہ اس خون میں مخصوص قسم کی بو پائی جاتی ہے۔(مگر یاد رہے کہ ایام حیض کے دوران کسی اور رنگ کا خون بھی حیض ہی ہوگا)

۴۔حائضہ عورت کے لیے عبادات (نماز، روزہ، حج) کا کیا حکم ہے؟

حائضہ عورت مدت حیض میں نماز نہیں پڑھے گی اور روزہ بھی نہیں رکھے گی، اس پر روزہ ونماز دونوں ہی ممنوع ہیں، ان کی ادائیگی حالت حیض میں صحیح نہیں ہوگی البتہ حیض سے پاک وصاف ہونے کے بعد صرف روزے کی قضا دیگی نماز کی قضاء نہیں ہے۔حج کے تمام ارکان ادا کرسکتی ہے جبکہ بیت اللہ کا طواف نہیں کرے گی یہاں تک کہ پاک و صاف ہوجائے۔(ان تمام مسائل کی وضاحت احادیث صحیحہ میں موجود ہے)

۵۔حائضہ عورت کا قرآن پڑھنا اور اسے چھونا (ہاتھ لگانا) کیسا ہے؟

حیض ونفاس کی مدت چونکہ کچھ طویل ہوتی ہے اس لیے ان کے لیے قرآن مجید کی تلاوت کرنا (زبانی پڑھنا) اور اذکار وغیرہ کرنا صحیح ہے، کوئی صحیح اور صریح دلیل نہیں ہے جو انہیں اس عمل سے روکتی ہے۔(جبکہ جنبی کا معاملہ اس سے الگ ہے) باقی رہا چھونا (ہاتھ لگانا) تو اس اجتناب ہی اولیٰ وافضل ہے۔(تفصیل جنابت کے مسائل میں دیکھ لیں)۔

۶۔حائضہ سے کیا اسکا شوہر صحبت (ہمبستری) کرسکتا ہے؟

حالت حیض میں شوہر اس سے صحبت (جماع، ہمبستری) نہیں کرسکتا اللہ کا ارشاد ہے(فاعتزلوا النساء فی المحیض)یعنی حالت حیض میں عورتوں سے علیحدہ رہو

(ہمبستری نہ کرو)

نیل الاوطار میں لکھا ہے کہ اس بات پر اجتماع ہے کہ حائضہ عورت سے ہم بستری و جماع کرنا حرام ہے اور اگر کسی نے اپنی حائضہ عورت سے (ہم بستری' جماع) کرلیا تو پھر اسے ایک یا آدھا دینار صدقہ کرنا ہوگا جیسا کہ ابوداؤد شریف میں ہے۔(اگر ایام حیض کی ابتداء میں جماع کیا تو ایک دینار اور اگر ایام اخیرہ میں جماع کیا تو آدھا دینار)

البتہ (ہمبستری' جماع) کے علاوہ سب جائز ہے اٹھنا بیٹھنا' چھونا وغیرہ جو اِزار سے اوپر ہو۔

۷۔ مدت حیض ختم ہوگئی مگر ابھی تک غسل نہیں کیا تو کیا ایسی حالت میں شوہر صحبت کرسکتا ہے؟

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے قرآنی آیت "فإذاتطھرن" کی تفسیر یہ کی ہے کہ وہ پانی سے غسل کرلے جمہور کا موقف بھی یہی ہے کہ وہ (شوہر) اس کے غسل کے بعد ہی مباشرت (جماع) کرے۔

لہٰذا ایسی حالت میں صحبت سے اجتناب کرنا چاہئے یہی طہارت و پاکیزگی اور صفائی کے زیادہ اقرب ہے۔

۸۔ حیض کا خون کپڑے کو لگ جائے تو؟

نبی علیہ السلام نے حیض آلودہ کپڑے کے متعلق فرمایا ہے کہ اسے پہلے کھرچ دو اور پھر اسے پانی کے ساتھ مل کر دھولو۔ یہ حکم کئی ایک احادیث میں وارد ہوا ہے جو کہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ خون نجس ہے اور بغیر دھوئے کپڑے کو نماز وغیرہ کے لیے استعمال نہیں کرنا چاہئے۔(دھونے کے بعد اگر کپڑا گیلا بھی ہو تو استعمال کیا جاسکتا ہے اگرچہ اس میں ہلکا سا نشان خون بھی ہو)

۹۔ حائضہ عورت کا مسجد میں اور مدرسہ میں آنا کیسا ہے؟

مطلقاً طور پر ایسی عورت کو مسجد میں اور اس مدرسہ میں نہیں آنا چاہیئے جو مسجد ہی میں واقع ہو (کیونکہ وہ مسجد ہی کے حکم میں ہے' البتہ حجرہ جو ملحق ہوتا ہے وہ اس سے الگ حکم رکھتا ہے)

ابوداؤ وغیرہ کی حدیث میں ایسی عورت کو مسجد میں آنے سے روکا گیا ہے۔ یاد رہے کہ وہ مدرسہ جو الگ بنا ہوا ہے وہاں بھی صرف اشد ضرورت (یعنی قرآن بھول جانے کا ڈر ہو) کے تحت ہی جاسکتی ہے نہ جائے تو بہتر ہے۔

۱۰۔ حائضہ عورت کی ناپاکی ظاہری ہے یا معنوی؟ یعنی کیا اس کے ہاتھ سے کھانا لینا' کھانا پکوانا صحیح ہے؟

جنبی عورت کی طرح حائضہ عورت کی ناپاکی بھی معنوی ہے یعنی وہ عبادات بدنیہ سے دور رہے گی' لہٰذا اس کے ہاتھ سے کھانا پکوانا' اس کے ساتھ بیٹھ کر کھانا' اسے چھونا وغیرہ جائز ہے۔ (تفصیل جنابت وغیرہ میں دیکھ لیں۔)

۱۱۔ حالت حیض میں عقد نکاح کا کیا حکم ہے؟

دوران حیض عورت سے نکاح جائز ہے' درست ہے۔ اس میں قطعاً کوئی حرج نہیں ہے' حالت حیض میں تحریم نکاح کی کوئی دلیل نہیں مگر مجامعت (ہم بستری) ناجائز ہے جب تک کہ حیض سے فارغ ہو کر غسل نہ کرلے۔

۱۲۔ ایک مہینے میں ایک سے زیادہ مرتبہ خون جاری ہو تو؟

استقراء اور تتبع (ورق گردانی) سے یہ بات سمجھ آتی ہے کہ مسئلہ ہذا میں عورتوں کی بات کو قبولیت حاصل ہے اگر بلوغت سے ہی اسے مہینے میں اس طرح کے ایام آتے ہیں اور عورتیں بھی اس بات کا اقرار کرتی ہیں تو یہ بات مانی جائے گی اور جب وہ

حیض کا خون (جسے وہ پہچانتی ہے) دیکھے گی تو نماز وعبادات کو ترک کردیگی اور جب طہارت کو دیکھے گی یا ایسا خون جو حیض کا نہ ہو تو غسل کر کے عبادات سرانجام دے گی۔ (فتاویٰ برائے خواتین اسلام وفقہ الحدیث دیکھ لیں)

۱۳۔ مانع حیض (حیض روکنے والی) گولیاں استعمال کرنا کیسا ہے؟

سعودیہ عرب کی افتاء کمیٹی نے اس کا جواب اس طرح دیا ہے کہ حیض کے خوف سے دوران حج مانع حیض گولیاں استعمال کرنا جائز ہے اسی طرح اگر عورت لوگوں کے ساتھ رمضان المبارک کے روزے رکھنا چاہتی ہو تو بھی ایسا کر سکتی ہے مگر عورت کی صحت اور سلامتی کے پیش نظر کسی ماہر ڈاکٹر سے مشورہ کرنے کے بعد ہی ایسا کرنا چاہئے' کیونکہ اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالنا بھی جائز نہیں۔ ابن عثیمین (رحمۃ اللہ علیہ) اتنا اضافہ کرتے ہیں کہ وہ ایسا کر سکتی ہے جبکہ اسے صحت کے حوالے سے کوئی ضرر و نقصان نہ ہو بشرطیکہ وہ اپنے خاوند سے اجازت لے کر ایسا کرے اور ساتھ ہی یہ نصیحت فرماتے ہیں کہ اس طبعی' فطری معاملہ کو اسی حال پر چھوڑ دیا جائے اور صبر سے کام لیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ مذکورہ شروط وقیود کے ساتھ بوقت ضرورت (دوران حج' اعتکاف وروزہ وغیرہ) عورت یہ گولیاں (مانع حیض) استعمال کر سکتی ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۴۔ غسل حیض کی کیفیت؟

سب سے پہلے تو مکمل استنجا کرنا چاہئے پھر دونوں ہاتھوں کو اچھی طرح (صابن یا مٹی وغیرہ سے) دھونا چاہئے اور یہیں سے وضوء کی ابتداء ہوتی ہے لہٰذا (بسم اللہ' وضوء وغسل کی نیت بھی شامل حال ہونا چاہئے)

مکمل وضوء کر کے تین لپیں بھر کر سر پر ڈالنی چاہئیں اسی طرح ایک لپ ڈال کر اچھی طرح سر کو ملیں کہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے' پھر دوسری لپ ڈال کر اسی

طرح کریں اور پھر تیسری کے بعد بھی یہی عمل کریں، پھر پورے جسم پر پانی بہادیں اس طرح کہ کوئی عضو بھی ذرا سا بھی خشک نہ رہے۔ اس طرح آپ کا غسل مسنون مکمل ہوگیا ہے۔ اور اگر وضوء کے دوران پیر نہیں دھوئے تو غسل کے آخر میں دونوں پیر دھوڈالیں (یہ بھی ایک طریقہ ہے جو حدیث سے ثابت ہے) (یاد رہے کہ بغیر نیت نہ وضوء ہوتا ہے اور نہ ہی غسل ہوتا ہے)

۱۵۔ کیا عورت کے لیے گوندھے ہوئے (مینڈھیاں) بالوں کو کھولنا ضروری ہے؟

عورت کے لیے غسل جنابت و غسل حیض کے دوران (مینڈھیاں) کھولنا ضروری نہیں ہے بلکہ صرف پانی کا جڑوں تک پہنچنا ضروری ہے جو بغیر بال کھولے بھی ممکن ہے اگر ممکن نہ ہو تو پھر بالوں کو کھولنا ہوگا۔

(تفصیل غسل جنابت میں دیکھ لیں۔)

۱۶۔ غسل حیض کے دوران کیا عورت خوشبو استعمال کرسکتی ہے؟

دوران غسل یا غسل سے فراغت کے فوراً بعد عورت کے لیے خوشبو استعمال کرنا جائز و مستحب ہے یہ خوشبو خون کی جگہ پر روئی کے پھائے سے استعمال ہوسکتی ہے تاکہ خون کی بو وغیرہ ختم ہوجائے نبی علیہ السلام نے ایک عورت کو نشان خون پر خوشبو کے استعمال کا مشورہ دیا تھا اور اس کی تفصیل و وضاحت سیدہ عائشہ نے نبی علیہ السلام کی موجودگی میں فرمائی تھی۔ (بخاری)

۱۷۔ غسل کتنی بار کرنا ہوگا؟

عمومی طور پر تو غسل ایک ہی مرتبہ ہے البتہ سر پر پانی تین مرتبہ بہانا (ڈالنا) مسنون ہے۔ مگر یہ خیال رہے کہ کوئی عضو خشک نہ رہ جائے توجہ سے غسل کریں، بوقت ضرورت ایک سے زیادہ مرتبہ بھی جسم پر پانی بہایا جاسکتا ہے، واللہ اعلم۔

۱۸۔ غسل کے بعد دوبارہ جاری ہونے والا خون؟

شیخ ابن باز رحمہ اللہ اس قسم کے سوال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں' اگر طہارت کے بعد خارج ہونے والی چیز زردی مائل یا مٹیالے رنگ کی ہے تو اس کا کوئی اعتبار نہ کیا جائے گا بلکہ اس کا حکم پیشاب کا سا ہوگا اگر واضح خون ہو تو وہ حیض شمار ہوگا اور دوبارہ غسل طہارت تم پر لازم ہے۔ جیسا کہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیات میں سے ہیں فرمایا ''ہم عورتیں طہارت کے بعد زردی مائل اور مٹیالے رنگ کی خارج ہونے والی چیز کا کچھ بھی لحاظ نہ کرتی تھیں۔

(فتاویٰ برائے خواتین)

۱۹۔ کیا ایام حیض کے بعد (بلا عذر) غسل میں تاخیر کی جا سکتی ہے؟

بلا عذر غسل میں تاخیر نہیں کرنی چاہئے' طہارت وصفائی کو اختیار کرنا چاہیے اللہ تعالیٰ طاہر لوگوں سے محبت کرتا ہے۔ اگر نماز کا وقت ہو تو غسل کے بعد نماز بھی وقت ہی میں ادا کرنی ہے۔

(مسئلہ ھذا کی تفصیل مسائل جنابت میں دیکھیں)

(خون استحاضہ) مستحاضہ کے مسائل

۱۔ استحاضہ کیا ہے؟

خون استحاضہ سے مراد رحم کے منہ سے عورت کا خون جاری ہونا جو کہ بغیر کسی متعینہ ایام کے یعنی مسلسل ہو یہ ایک رگ سے بہتا ہے جسے ''عازل'' کہا جاتا ہے' ہم کہہ سکتے ہیں کہ استحاضہ وہ خون ہوتا ہے جو ایام حیض کے بعد (مسلسل) خاکی یا زرد رنگ کا جاری ہوتا ہے یہ ایک مرض ہے جس عورت کو یہ مرض ہو اسے مستحاضہ کہا جاتا ہے۔

۲۔ خون حیض اور خون استحاضہ کے درمیان کیا فرق ہے؟

عمومی طور پر خون حیض سیاہ رنگ کا بدبودار ہوتا ہے جبکہ استحاضہ کا خون عمومی طور پر زرد ٹمیالے رنگ کا ہوتا ہے اور یہ بیماری کے سبب ہوتا ہے۔ (مگر یاد رہے کہ بسا اوقات دونوں قسم کے خون میں رنگ تبدیل ہو جاتا ہے اور عورت کے لیے دونوں میں فرق کرنا مشکل ہوتا ہے تو ایسے وقت میں عورت سابقہ ایام کا اعتبار کریگی اور ان ایام میں خود کو حائضہ شمار کریگی اور مقررہ ایام کے بعد آنے والے زرد وٹمیالے رنگ کا کوئی خیال نہ کرے کیونکہ صحابیات ایسا ہی کیا کرتی تھیں) عورتیں ان معاملات کو بہتر جانتی ہیں۔

۳۔ مستحاضہ کی عبادت (نماز' روزہ' حج) وغیرہ کا حکم؟

استحاضہ کا خون نماز' روزہ' حج وغیرہ کے ادا کرنے میں مانع نہیں ہے (کیونکہ یہ ایک بیماری کا خون ہے) لہٰذا ایسی عورت کو ہر نماز کے کے لیے وضوء کرنا چاہیئے' ایک وضوء سے صرف ایک ہی نماز ادا کرنی چاہیئے اور خون کو روئی وغیرہ سے روکنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

نبی علیہ السلام نے مستحاضہ عورت سے فرمایا تھا ''توضئی لکل صلاۃ'' ہر نماز کے لیے وضو کیا کرو۔

روزہ و حج وغیرہ کا اہتمام بھی کرے گی کیونکہ وہ پاک عورت کے حکم میں ہے۔

۴۔ کیا مستحاضہ سے اس کا شوہر صحبت (ہم بستری) کرسکتا ہے؟

احادیث و آثار سے یہ بات ثابت ہے کہ ایسی عورت سے اس کا شوہر صحبت

(ھم بستری) کرسکتا ہے کیونکہ یہ حیض کی حالت نہیں ہے۔

۵۔خون استحاضہ کپڑے پر لگ جائے تو؟

صحیح بخاری شریف میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی بیویوں میں سے ایک خاتون نے (جو کہ مستحاضہ تھیں) اعتکاف کیا۔ وہ سرخی اور زردی (یعنی استحاضہ کا خون) دیکھتی تھیں اکثر ہم کوئی برتن ان کے نیچے رکھ دیتے اور وہ نماز پڑھتی رہتیں۔ اگر اس پر غور کیا جائے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ برتن وغیرہ صف (چٹائی) کو خون سے بچانے کے لیے رکھا جاتا تھا' مگر یہ بات بالکل واضح ہے کہ نماز کے دوران بہنے والا خون کپڑے سے نکل کر ہی صف تک پہنچتا ہوگا۔ لہٰذا اس خون کا کپڑے پر لگ جانا کوئی مسئلہ نہیں نہ یہ نجس ہوتا ہے ہاں البتہ صفائی کی غرض سے دھولیا جائے تو اچھا ہے۔ (واللہ اعلم)

۶۔مستحاضہ کا مسجد و مدرسہ میں آنا کیسا ہے؟

ایسی عورت کا مسجد و مدرسہ میں آنا بھی مندرجہ بالا حدیث کی روشنی میں صحیح و درست ہے البتہ خون کو روئی وغیرہ سے روکنا چاہئے تاکہ صفائی رہے اور صف (دری) وغیرہ متاثر نہ ہو۔

۷۔مستحاضہ کا غسل کرنا؟

مستحاضہ عورت جسے بیماری کے سبب خون آتا ہے وہ پاک عورت ہی شمار کی جائے گی البتہ اگر نماز پڑھنی ہو تو ہر نماز کے لیے اسے وضو کرنا ہوگا اور اگر چاہے تو غسل بھی کرسکتی ہے جس طرح کہ ایک صحابیہ کا عمل ہمیں احادیث میں ملتا ہے مگر یہ استحبابی عمل ہے ضروری اور واجبی نہیں۔

۸۔مستحاضہ عورت سے نکاح کرنا؟

جب ایسی عورت سے صحبت (جماع) کرنا جائز ہے تو پھر عقد نکاح باندھنا بھی صحیح ہوگا' ممانعت کی کوئی وجہ نہیں۔

نفاس کے مسائل

۱۔نفاس کیا ہے؟

بچے کی پیدائش کے بعد (عورت کو) جوخون آتا ہےاسے نفاس کہتے ہیں۔

ڈاکٹر صالح بن فوزان حفظہ اللہ لکھتے ہیں کہ نفاس اس خون کو کہتے ہیں جو رحم مادر سے ولادت کے وقت اور ولادت کے بعد خارج ہوتا ہے۔عموماً نفاس کی ابتداء ولادت کے ساتھ ہوتی ہے۔

۲۔ایام نفاس کی کم ازکم اورزیادہ سے زیادہ مدت کیا ہے؟

نفاس کی کم ازکم مدت کی کوئی حد نہیں (فقہ الحدیث دیکھیں) البتہ زیادہ سے زیادہ عرصہ چالیس دن کا ہے مگراس سے قبل بھی بسا اوقات عورت پاک ہوجاتی ہے۔

۳۔اگر (۴۰) چالیس دن کے بعد بھی خون جاری رہے تو؟

اگراس کی عادت پہلے سے یہی ہے تو وہ اسی کے مطابق عمل کرے گی اوراگرایسا نہیں ہی تو وہ چالیس دن پورے کرنے کے بعد غسل کرکے روزے اورنماز ادا کرے گی۔واللہ اعلم (فقہ الحدیث دیکھیں)

۴۔اگر چالیس دن سے قبل طہارت حاصل ہوجائے تو شوہر کا صحبت کرنا کیسا ہے؟ نیز عبادت کا حکم؟

شیخ ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر وہ چالیس دن سے پہلے پاک ہوجائے تو غسل کے بعداس کا نماز پڑھنا' روزے وغیرہ رکھنا صحیح ہے'نیز وہ خاوند کے لیے بھی حلال ہوجائے گی۔مگر یادرہے کہ اگردوبارہ چالیس دن ہی کےاندراندرخون آجائے تو نماز روزہ چھوڑنا ضروری ہوگا اورعلماء کے صحیح ترین قول کی رو سے خاوند پر بھی حرام ہوجائے گی۔(فتاویٰ برائے خواتین)

۵۔ ولادت سے قبل جاری ہونے والا خون کیا حکم رکھتا ہے؟

عرب کے علماء کے فتاویٰ جات کا خلاصہ اس سلسلے میں یہ ہے کہ اگر ایک یا دو دن قبل خون جاری ہو گیا ہے تو دیکھا جائے گا کہ اس کے ساتھ علامت ولادت بھی ہے یا نہیں مثلاً (رحم کا منہ کھلنا' دردزہ محسوس کرنا وغیرہ) اگر یہ علامات بھی ہوں تو پھر یہ نفاس کا خون کہلائے گا' اس کے سبب وہ (عورت) نماز و روزے ترک کر دے گی۔ اور اگر دردزہ محسوس نہ ہو اور نہ ہی رحم وغیرہ کا کھلنا معلوم ہو تو پھر آنے والا خون دم فساد ہے جس کا کوئی اعتبار نہیں اور نہ ہی وہ نماز و روزے سے باز رہے گی۔

۶۔ اسقاط حمل کے بعد جاری ہونیوالا خون؟

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ ساقط ہو جانے والے جنین (قبل از وقت گر جانے والا بچہ) اور بعد میں جاری ہونے والے خون کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ جب جنین ساقط ہو جائے اور اس کے بعد خون آئے تو اگر اس جنین میں خلقت انسانی ظاہر ہو چکی ہو' یعنی دونوں ہاتھ اور پاؤں اور بقیہ اعضاء ظاہر ہو گئے ہوں تو یہ خون' نفاس کا خون ہوگا' عورت نماز نہیں پڑھے گی اور نہ روزے رکھے گی یہاں تک کہ خون سے پاک ہو جائے اور خلقت ظاہر نہ ہوئی تو تو وہ خون' نفاس کا خون نہ ہوگا اور عورت نماز اور روزے ادا کرےگی۔ (فتاویٰ برائے خواتین اسلام)

۷۔ حالت نفاس میں تلاوت قرآن' قرآن کو چھونا اور دیگر عبادات کا حکم؟

بوقت ضرورت حائضہ و جنبی عورت کی طرح حالت نفاس والی عورت کے لیے قرآن کی تلاوت جائز ہے خصوصاً جبکہ اسے نہ پڑھنے کی وجہ سے قرآن بھول جانے کا خطرہ ہو' البتہ اگر ایسا مسئلہ نہ تو تلاوت کلام پاک کے لیے پاک ہونا ہی افضل و اولیٰ ہے۔

قرآن مجید کو چھونا اور ہاتھ لگانا ایسی عورت کے لیے جائز نہیں ہے' جس طرح کہ حائضہ عورت کے لیے جائز نہیں' مس مصحف کے لیے پاک ہونا ہی اولیٰ ہے۔

باقی رہا عبادات تو نفاس والی عورت کا حکم اس سلسلہ میں حائضہ کی مانند ہے' عبادات سے اسے دور رہنا چاہئے' نماز کی قضاء بھی نہیں دینی البتہ روزے کی قضاء بعد میں دیگی۔

۸۔ نفاس والی عورت کا مسجد و مدرسہ میں آنا؟

جب یہ معلوم ہو گیا نفاس والی عورت کا حکم حائضہ کی طرح ہے تو پھر ایسی عورت کا مسجد میں آنا اور اس مدرسہ میں آنا جو مسجد ہی میں ہو (چھت وغیرہ پر) آنا ناجائز ہوگا اسے نہیں آنا چاہئے البتہ مسجد میں سے گزر جانا اور بات ہے۔ واللہ اعلم۔

۹۔ نفاس والی عورت کا گھر سے نکل کر اپنے اقارب کے ہاں جانا کیسا ہے؟

نفساء عام عورتوں کی طرح ہیں (معنوی طور پر ناپاک ہیں جبکہ ظاھراً پاک ہی ہیں) لہٰذا ضرورتاً گھر سے باہر جانے میں ان پر کوئی گناہ اور حرج نہیں ہے۔ اور اگر انہیں باہر نکلنے کی کوئی حاجت نہ ہو تو تمام عورتوں کے لیے اپنے گھروں کو لازم پکڑنا افضل ہے ضروری ہے۔(وقرن فی بیوتکن)

۱۰۔ نفاس والی عورت کا کیا ہاتھ اور جسم پاک ہوتا ہے یا نہیں؟ اس سے کھانا وغیرہ پکوانا؟

عرب کی افتاء کمیٹی نے اس طرح کے سوال کا جواب اس طرح دیا کہ' عورت حیض و نفاس کی وجہ سے (ظاہری) ناپاک نہیں ہوتی' نہ اس کے ساتھ کھانا حرام ہے اور نہ شرمگاہ کے علاوہ دوسری جگہ سے لطف اندوز ہونا حرام ہے...... اس کے ساتھ کھانا' اس کے ہاتھ سے پکوا کر کھانا جائز ہے اسی طرح شوہر کو اس کے ساتھ راز و نیاز علاوہ جماع (ہم بستری) جائز ہے۔

۱۱۔ حالت نفاس میں عورت سے شوہر کی (ہم بستری) جماع کا حکم؟

جب تک عورت پاک و صاف نہ ہو جائے شوہر کے لیے اس سے صحبت

(جماع) کرنا جائز نہیں ۔ہے۔البتہ اٹھنا بیٹھنا و بوس و کنار میں کوئی حرج نہیں۔

۱۲۔ کپڑے کو نفاس کا خون لگ جائے تو؟

اگر نفاس کا حکم حیض کی طرح ہے (جیسا کہ بیان ہو چکا) تو پھر نفاس کے خون سے آلودہ کپڑے کو دھونا چاہئے کیونکہ یہ خون نجس ہوتا ہے۔

۱۳۔ نفاس کے ایام سے فراغت پر غسل؟

جس طرح حیض کے ایام سے فراغت کے بعد غسل واجب ہوتا ہے بالکل اسی طرح نفاس کے ایام گزر جانے کے بعد عورت پر غسل کرنا واجب ہے' طریقہ غسل اسی طرح ہے جیسا کہ مسائل وحیض میں گزرا ہے۔ (وہاں دیکھ لیں)

جنابت کے مسائل

جنابت کا معنی ہے دور ہونا یا دور رہنا' کیونکہ جنبی شخص مسجد' نماز اور دیگر عبادات سے دور رہتا ہے آسان الفاظ میں ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ وجوب غسل کی حالت کو حالت جنابت کہتے ہیں۔ نیز یہ کہ جس پر غسل واجب ہو جائے اسے جنبی کہتے ہیں خواہ مرد ہو یا عورت۔

ا۔ جنابت کب لاحق ہوتی ہے؟

مندرجہ ذیل چار حالتوں میں مسلمان مرد اور عورت کو جنابت لاحق ہو جاتی ہے اور اس پر غسل کرنا فرض ہو جاتا ہے (ا) جوش کے ساتھ منی خارج ہونے کے بعد (اس میں احتلام بھی شامل ہے) (۲) صحبت (ہمبستری) کے بعد (۳) حیض کے ایام ختم ہونے پر (۴) نفاس کے بعد (وہ خون جو بچے کی پیدائش پر جاری ہوتا ہے)

۳۔ صحبت میں کیا صرف دخول سے ہی غسل واجب ہوگا یا انزال (منی کا نکلنا) بھی شرط ہے؟

شوہر و بیوی کا صحبت میں صرف دخول ہی غسل واجب کر دیتا ہے انزال ہونا شرط نہیں ہے (خلفاء اربعہ' جمہور صحابہ و تابعین و فقہاء کا یہی موقف ہے) (فقہ الحدیث)

۴۔ کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟

جی ہاں عورت کو بھی احتلام ہو جاتا ہے (اس کا معنی یہ ہے کہ خواب میں کچھ دیکھ کر منی نکل جانا)

صحیح بخاری و مسلم وغیرہ میں ام سُلیم رضی اللہ عنہا کا واقعہ موجود ہے جس میں انہوں نے اسی قسم کا سوال رسول اللہ ﷺ سے کیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جی ہاں اگر وہ (صبح) کپڑے پر پانی (یعنی منی کا نشان) دیکھے۔

معلوم ہوا کہ عورت یا مرد نیند سے اٹھ کر اگر تری یعنی نشان منی دیکھیں تو (یہ احتلام کی علامت ہے لہٰذا) ان پر غسل کرنا فرض ہو جاتا ہے اور اگر احتلام کی کیفیت (منظر) انہیں یاد ہو لیکن نشان نہ پائیں تو غسل فرض نہیں ہوگا ایسی صورت میں شک کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

۵۔ جنبی عورت کی جنابت (ناپاکی) ظاہری ہے یا معنوی؟

کیا اسے ہاتھ لگانا' اس کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا' کھانا جائز ہے؟

جنبی مرد و عورت کی (ناپاکی) معنوی ہے (یعنی وہ عبادات بدنیہ سے دور رہے) ظاہراً نہ تو اس کے ہاتھ ناپاک ہیں اور نہ ہی جسم و پسینہ۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کہا ''مجھے مسجد سے (ہاتھ بڑھا کر) مصلیٰ اٹھا دو'' تو میں نے عرض کیا کہ میں حائضہ ہوں اس پر آپ ﷺ نے فرمایا ''بلاشبہ تیرا حیض تیرے ہاتھ میں نہیں ہے'' (صحیح مسلم) سیدنا انس کی روایت ہے کہ یہودی حائضہ عورت کے ساتھ کھاتے پیتے نہیں تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''سوائے صحبت (ہمبستری) کے حائضہ کے ساتھ سارے معاملات سرانجام دے سکتے ہو۔ (مسلم)

یعنی حائضہ سے کھانا پینا' اٹھنا بیٹھنا' ملنا جلنا' اسے چھونا اور بوس و کنار وغیرہ سب باتیں جائز ہیں سوائے مجامعت کے۔

۶۔ کپڑوں پر اگر منی لگ جائے تو؟

اس کپڑے کو دھو لینا چاہیے۔ سیدۃ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے منی کو دھو ڈالتی تھی اور آپ اس کپڑے میں نماز پڑھنے تشریف لے جاتے تھے جبکہ دھونے کا نشان (گیلا پن) کپڑے پر ہوتا تھا۔ (بخاری)

یاد رہے کہ دھونا صفائی کے بنا پر ہے جبکہ خشک منی کو کھرچ دینا بھی ثابت ہے جس طرح کہ صحیح مسلم میں ہے۔

۷۔ جنابت کی حالت میں عبادت وتلاوت قرآن کا حکم‘ نیز قرآن مجید کو جنبی کا چھونا کیسا ہے؟

حالت جنابت میں عبادت بدنیہ (نماز وغیرہ) نہیں ہوسکتی کیونکہ عبادت کے لیے طہارت شرط ہے اور جنبی طاہر نہیں‘ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”ان کنتم جنبا فاطهروا“ سورۃ المائدۃ اگر تم حالت جنابت میں ہو تو (پہلے) طہارت حاصل کرلو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ”لاتقبل صلاة بغير طهور“ یعنی بغیر طہارت کے نماز قبول نہیں ہوتی (مسلم)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”وفي المني الغسل“ منی خارج ہونے کی صورت میں غسل (واجب) ہے۔ (مسلم‘ احمد)

البتہ ذکرواذکار اور زبانی تلاوت قرآن کرنے میں کوئی حرج نہیں جس طرح کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے عبداللہ بن عباسؓ سے تعلیقاً نقل کیا ہے کہ وہ جنبی کے لیے قرأت (قرآن) میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے‘ اسی طرح سیدہ عائشہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ہر وقت اللہ کا ذکر کرتے رہتے تھے۔ (مسلم)

(یاد رہے کہ حیض ونفاس کے علاوہ جنابت کو غسل مسنون سے علی الفور زائل کیا جاسکتا ہے اور پاکی کی حالت میں ذکرواذکار اور تلاوت اولیٰ وافضل ہے۔)

جنابت کی حالت میں سحری کھا کر روزہ رکھا جاسکتا ہے مگر نماز کے لیے غسل کرنا ہوگا۔ جنبی کے بارے میں امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کے لیے تسبیح وتحمید‘ تکبیر اور دیگر دعائیں اور اذکار بالاجماع جائز ہیں۔ (المجموع بحوالہ نماز نبوی)

باقی رہا جنبی کا قرآن مجید کو چھونا‘ ہاتھ لگانا تو امام مالک رحمہ اللہ نے اپنی مؤطا میں باب قائم کیا ہے۔

”الامر بالوضوء لمن مس القرآن“ (یعنی جو قرآن کو ہاتھ لگا اس کے لیے وضوء کا

حکم) اور پھر یہ حدیث ذکر کی ہے کہ قرآن کو صرف طاھر (پاک) ہی ہاتھ لگائے۔
بعض آثار صحابہ بھی اسی کے مؤید ہیں۔ (فقہ الحدیث)

تمام روایات و آثار کو مدنظر رکھتے ہوئے زیادہ مناسب یہی معلوم ہوتا ہے کہ قرآن پکڑنے کے لیے وضوء کیا جائے اور یہ بات یاد رہے کہ جب قرآن پکڑنے کے لیے وضوء ضروری ہے تو حالت جنابت یا حالت حیض سے پاک ہونا بالاولیٰ ضروری ہے۔ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے کسی نے سوال کیا کہ قرآن کو بغیر وضوء کیے پکڑنا جائز ہے یا نہیں؟ تو انہوں نے جواب میں ائمہ اربعہ کا مذہب نقل کیا کہ قرآن کو صرف طاہر ہی پکڑ سکتا ہے اور مزید ذکر کیا کہ سیدنا سلمان فارسی، سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بھی یہی مؤقف ہے نیز صحابہ میں ان کا کوئی مخالف معروف نہیں۔ (فقہ الحدیث)

خلاصہ یہ ہوا کہ حالت جنابت میں قرآن مجید کو ہاتھ لگانے سے اجتناب کرنا چاہیے۔

۸۔ کیا حالت جنابت میں مسجد میں جا سکتے ہیں؟

حالت جنابت میں مسجد میں قیام نہیں کیا جا سکتا البتہ بوقت ضرورت مسجد میں گزرنا جائز ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "**إني لاأحل المسجد لحائض ولا جنب**" بلاشبہ میں حائضہ اور جنبی کے لیے مسجد میں داخلہ جائز قرار نہیں دیتا۔ (ابوداؤد)

گزرنے کی دلیل اللہ کا یہ فرمان ہے "**ولا جنباً الا عابری سبیل**" (حالت جنابت میں مسجد میں نہ آؤ مگر یہ کہ کوئی گزرنے والا ہو)۔

۹۔ غسل جنابت سے قبل ہمبستری (جماع) کرنا کیسا ہے؟

غسل جنابت سے قبل سونا یا ہم بستری کرنا (زن و شو کا) جائز ہے مگر مستحب یہ ہے کہ سونے سے قبل وضوء کر لیا جائے اسی طرح صحبت سے قبل بھی وضوء کرنا یا غسل کر

بھی استحبابی عمل ہے۔

سیدنا ابوسعید الخذری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب تم میں سے کوئی اپنی اہلیہ سے مباشرت وہم بستری کرے اور پھر دوبارہ لوٹنے (جماع کرنے) کا ارادہ کرے تو اسے وضوء کر لینا چاہیئے۔ (مسلم' مسند احمد وغیرہ)

اسی طرح سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام ایک ہی غسل کے ساتھ اپنی بیویوں کے پاس چکر لگا آتے تھے (یعنی مباشرت کرتے)' اور اگر ہر مباشرت سے قبل غسل کرلے تو اس عمل کو زیادہ طہارت و پاکیزگی اور نشاط سے تعبیر کیا گیا ہے۔ (ابوداؤد بحوالہ فقہ الحدیث)

۱۰۔ غسل جنابت کرنا ہو اور پانی نہ ملے تو تیمّم کرنا کیسا ہے؟ کیفیت تیمّم کیا ہوگی؟

جس شخص کو پانی نہ ملے (میسر نہ ہو) اس کے لیے تیمّم کیساتھ وہ کام جائز ہو جاتے ہیں جو وضوء اور غسل کر لینے کے بعد جائز ہوتے ہیں۔ (سورۃ المائدہ میں تیمّم کی تفصیل بیان کی گئی ہے) یاد رہے کہ بسا اوقات پانی موجود ہوتا ہے مگر قابل استعمال نہیں یا پھر خود بندہ (بندی) ہی معذور ہے پانی استعمال کرنے سے بیماری کے بڑھ جانے یا جان چلے جانے کا خطرہ تو ایسی تمام حالتوں میں مٹی سے تیمّم کیا جاسکتا ہے جو کہ وضوء اور غسل جنابت وغیرہ سے کفایت کرجاتا ہے۔

اللہ نے جنبی کیلئے فرمایا ''أولامستم النساء فلم تجدوا ماء فتیمموا صعیداً طیباً''

یا تم نے عورتوں کو چھوا ہوا (یعنی جماع کیا ہو) تو تیمّم کرلو۔ (سورہ مائدہ)

حدیث میں ذکر ہے کہ سفر میں نماز ادا کرتے ہوئے ایک شخص نے نماز میں شرکت نہ کی تو نماز کے بعد نبی اکرم ﷺ نے اس سے پوچھا تمہیں کس چیز نے نماز

سے روک دیا؟ تو اس نے جواب دیا کہ مجھے جنابت لاحق ہے اور پانی بھی میسر نہیں ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تم مٹی سے تیمّم کرلو بلاشبہ تمہیں کفایت کر جائے گی۔ (بخاری و مسلم) ثابت ہوا کہ جماع و مباشرت اور احتلام وغیرہ کے بعد اگرچہ غسل ضروری ہے لیکن پانی نہ ملنے کی صورت میں مٹی سے تیمّم کرنا بھی کافی ہو جاتا ہے۔

باقی رہا کہ تیمّم کرنا کیسے ہے تو حدیث میں اس کی وضاحت اس طرح ہے سب سے پہلے دونوں ہاتھ زمین (مٹی) پر مارے جائیں پر دونوں ہاتھوں میں پھونک ماری جائے اور پھر چہرے اور دونوں ہتھیلیوں کا مسح کرلیا جائے یاد رہے کہ کہنیاں اس میں شامل نہیں ہیں، تیمّم کا یہ طریقہ وضوء اور غسل دونوں سے کفایت کرے گا جنبی کو زمین میں لوٹ پوٹ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ (تفصیل کے لیے بخاری، فقہ الحدیث)

(تیمّم کی ابتداء میں بسم اللہ پڑھنی چاہئے کیونکہ یہ وضوء کے قائم مقام ہے نیز یہ بھی معلوم ہو کہ تیمّم میں ہاتھ و چہرے کا مسح صرف ایک دفعہ ہی ہوگا۔

۱۱۔ غسل جنابت میں عورت کا گوندھے ہوئے بال (چوٹی) کھولنا کیا ضروری ہے؟

غسل جنابت کے دوران یا غسل حیض میں عورت پر ضروری نہیں کہ وہ اپنے سر کی مینڈھیاں کھولے جیسا کہ سیدۃ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ میں اپنے سر کے بال (مینڈھیوں کی صورت میں) باندھ لیتی ہوں۔ کیا غسل جنابت کے لیے انہیں کھولوں؟ (ایک روایت میں غسل حیض کا بھی ذکر ہے) تو آپ ﷺ نے فرمایا ''نہیں، بس تم اپنے سر پر تین چلو (لپ) پانی بہادو کافی ہے''

یہ حدیث صحیح مسلم و مسند احمد وغیرہ میں ہے۔ (فتاویٰ برائے خواتین اسلام تفصیل کے لیے دیکھ لیں)

یاد رکھنا چاہئے کہ غسل حیض و جنابت میں پانی کا بالوں کی جڑ تک پہنچانا ضروری ہے چاہے بال کھلے ہوں یا مینڈھیاں بنے ہوئے اس کے بغیر غسل نہیں ہوگا۔ اسی طرح ناخن پالش کا ہٹانا اور زائل کرنا بھی ضروری ہے۔

۱۲۔ جنابت، حیض، نفاس اور جمعہ وغیرہ کے لیے فقط ایک ہی غسل کفایت کرے گا یا الگ الگ غسل کرنا ہوگا؟

فتاویٰ برائے خواتین اسلام میں صفحہ نمبر ۳۳ میں سعودیہ کی دائمی افتاء کمیٹی کی طرف سے اس سوال کا یہ جواب لکھا ہے کہ جس پر ایک سے زیادہ غسل واجب ہوں اس کے لیے تمام غسل کے بدلے ایک غسل کرنا کافی ہے، بشرطیکہ تمام موجبات غسل کے رفع وازالہ اور نماز اور اس جیسے دیگر اعمال مثلاً طواف مباح ہونے کی نیت کرلے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا "إنما الاعمال بالنیات و إنما لکل امریء مانوی" (متفق علیہ) تمام عملوں کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی ہو۔ نیز جمعہ کے دن غسل کرنے کا مقصد غسل جنابت کرلینے سے حاصل ہوجاتا ہے، بشرطیکہ غسل جنابت جمعہ کے دن ہو۔

صحیح بخاری وغیرہ کی حدیث "من اغتسل یوم الجمعة غسل الجنابة" وغیرہ سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ نیت کے اعتبار سے ایک ہی غسل دو یا زیادہ غسلوں سے کفایت کرجائے گا۔ واللہ اعلم

۱۳۔ شوہر اور بیوی اکٹھے غسل کرسکتے ہیں یا نہیں؟

میاں اور بیوی کا اکٹھا (ایک ساتھ) غسل کرنا مباح و درست ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں اس مسئلہ کی وضاحت موجود ہے کہ وہ (عائشہ) اور نبی کریم ﷺ بسا اوقات اکٹھے غسل فرمالیا کرتے تھے۔ (صحیح بخاری و مسلم دیکھیں بحوالہ فقہ الحدیث)

۱۴۔ جنابت کی حالت میں عورت کا ہاتھوں پر مہندی لگانا کیسا ہے؟

جنابت وایام ماہواری کے دوران عورت کے لیے مہندی وغیرہ لگانا جائز ہے اس میں کوئی حرج نہیں، جو اس سے روکتا ہے اس سے دلیل طلب کریں بصورت دیگر جائز و مباح ہے۔

لیکن یاد رکھیں کہ غسل کے لیے اگر یہ مہندی پانی کو جلد تک پہنچنے سے روک دے تو پہلے اس کا ازالہ کریں تا کہ غسل ہو سکے۔

۱۵۔ بلا وجہ غسل جنابت میں تاخیر کرنا کیا صحیح ہے؟

اگر جنابت رات کو لاحق ہوئی ہے تو غسل کو طلوع فجر تک مؤخر کرنا درست ہے مگر طلوع سورج تک مؤخر کرنا صحیح نہیں ہے اس سے قبل غسل کر کے نماز وغیرہ سے فارغ ہو جانا چاہئے۔

بلا وجہ حالت جنابت میں رہنا صحیح نہیں ہے بلکہ ایک مسلمان کو پاک وصاف رہنا چاہئے بلا عذر حالت جنابت میں رہنے پر بعض احادیث سے کراہت ثابت ہوتی ہے۔ان میں سے ایک حدیث یہ ہے کہ جس گھر میں جنبی شخص ہو وہاں ملائکہ رحمت نازل نہیں ہوتے۔(ابوداؤد)

۱۶۔ حالت جنابت میں ناخن کاٹنا' زیر ناف اور بغل کے بال وغیرہ صاف کرنا؟

زیر ناف بالوں کا ازالہ' خواہ کسی طرح بھی ہو اسی طرح بغل کے بال صاف کرنا اور ناخن وغیرہ کاٹنا یہ تمام کام ان سنن فطرت میں سے ہیں جن پر اسلام نے ابھارا ہے اور جن کی رغبت دلائی ہے لیکن اس میں یہ قید لگانا کہ حالت جنابت وحیض میں یہ کام کیا جا سکتا ہے یا نہیں درست نہیں کیونکہ یہ تو جب ضرورت محسوس ہوگی ایک انسان اسے کریگا کچھ لوگ زیادہ صفائی پسند ہوتے ہیں تو وہ ہر ہفتہ یہ کام کرتے ہیں

اور کچھ لوگ کم صفائی طلب ہوتے ہیں تو وہ اس میں تاخیر بے جا کرتے ہیں' جبکہ رسول اللہ ﷺ نے ناخن تراشنے' بغل کے بال صاف کرنے اور زیر ناف بال صاف کرنے کی مدت اخیرہ چالیس دن مقرر کی ہے۔لہٰذا ایک مسلمان (مرد وعورت) کو ان باتوں کا خیال رکھنا چاہئے۔

ضرورت کے تحت زیر ناف بال' بغل کے بال کبھی بھی صاف کیے جاسکتے ہیں اسی طرح ناخن بھی کسی بھی وقت تراشے جاسکتے ہیں' جنابت وعدم جنابت کوئی مسئلہ نہیں۔

۱۷۔زیر ناف بال' بغل کے بالوں کی صفائی میں عورت کے لیے' کریم بلیڈ یا استرے وغیرہ کا استعمال؟

زیر ناف و دیگر بالوں کی صفائی کے لیے عورت کریم' بلیڈ' استرے یا کسی دوسرے چیز کا استعمال کر سکتی ہے اس میں کوئی حرج نہیں مقصد بالوں کا ازالہ ہے' بال صفا صابن یا پاؤڈر بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

سیدنا جابر سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جب (سفر سے) رات کو اپنے شہر میں آؤ تو اپنی بیوی کے پاس بغیر اطلاع کے نہ آؤ' یہاں تک کہ بیوی استرہ استعمال کر کے اپنے زیر ناف (بالوں) کی صفائی کر لیے اور اپنے سر کے بالوں میں کنگھی وغیرہ کر لے۔(متفق علیہ)

اس سے ثابت ہوا کہ زیر ناف بالوں وغیرہ کی صفائی میں مرد وعورت یکساں حکم رکھتے ہیں لہٰذا مقررہ مدت تک ہر حال میں کسی بھی طرح صفائی کر لینی چاہئے اور مقررہ مدت سے قبل صفائی کرنا مستحب ہے۔

حمل اور اسقاط حمل وغیرہ

۱۔ حمل سے کیا مراد ہے؟

حَمل بوجھ اٹھانے اور بوجھ لادنے کو کہتے ہیں اور حُمل ایسے بوجھ کو کہتے ہیں جو کوئی چیز بباطن اپنے اندر اٹھائے ہوئے ہوئے جیسے پیٹ میں بچہ۔ (کیلانی)

قرآن مجید میں ہے "فلما تغشا ھا حملت حملاً خضیفاً" جب مرد نے عورت کو ڈھانپ لیا (یعنی جماع، ہم بستری کی) تو اسے ہلکا سا حمل ہو جاتا ہے اور وہ اس کے ساتھ چلتی پھرتی ہے۔

دوسرے الفاظ میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ رحم مادر میں (بچہ بننے کے لیے) نطفہ کا قرار پا جانا حمل کہلاتا ہے۔

۲۔ عورت کو حمل کا پتہ کیسے چلتا ہے؟ حمل قرار پا جانے کی علامت کیا ہے؟

عمومی طور پر رحم مادر میں حمل قرار پا جانے کی سب سے بڑی دلیل ایام ماہواری کا بند ہو جانا ہے عورتیں حمل کو انقطاع حیض سے پہچانتی ہیں۔ اس کی دیگر علامتیں بھی ہیں مثلاً پیر وغیرہ کا سوج جانا (ورم آ جانا) متلی، قے اور چکر آنا وغیرہ وغیرہ۔

۳۔ کیا حالت حمل میں عورت حائضہ ہوسکتی ہے؟

اس مسئلہ میں علماء کرام کے دو اقوال ہیں ایک اثبات میں اور دوسرا نفی میں، ہم نے بھی انقطاع حیض کو حمل کی علامت قرار دیا ہے، یہ ایک عمومی قائدہ ہے مگر یاد رہے کہ بسا اوقات حاملہ بھی حیض سے دوچار ہوسکتی ہے اگر وہی خون دیکھے جسے حیض کا خون کہا جاتا ہے۔ واللہ اعلم (تفصیل فقہ الحدیث میں دیکھیں)

۴۔ حالت حمل میں خون آ جائے تو عبادت (نماز روزہ وغیرہ) کا حکم؟

حالت حمل میں آنے والا خون دو نوعیت کا ہوتا ہے، ایک نوعیت پر حیض کا حکم لگتا

ہے اور یہ حکم اس وقت لگتا ہے جب حیض بحالت حمل سابقہ عادت کے مطابق آ تا رہے (گویا حمل کے استقرار سے اس پر کوئی فرق نہیں پڑا) پس وہ حیض ہوگا۔ اور حالت حیض میں عبادت نہیں ہوسکتی مثلاً نماز وغیرہ۔

دوسری نوعیت اس خون کی ہے جو حاملہ پر طاری اور لاحق ہوتا ہے یا تو کسی حادثہ کے سبب یا کوئی چیز اٹھانے یا کسی مقام سے پھسل کر گرنے یا کسی اور سبب سے خون آنے لگتا ہے تو ایسی عورت کا خون حیض کا خون نہیں بلکہ وہ رگ سے بہنے والا خون ہے اور بنابریں یہ خون اس کو نماز' روزہ وغیرہ سے نہ روکے گا بلکہ یہ عورت پاک عورتوں کے حکم میں ہوگی۔ (فتاویٰ برائے خواتین اسلام)

☆نوٹ: اسقاط حمل کی وجہ سے آنے والے خون کی بحث مسائل نفاس میں ہم کر چکے ہیں وہاں دیکھ لیں۔

۵۔ کیا حاملہ عورت سے اس کا شوہر صحبت (ہم بستری) کر سکتا ہے؟

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ شوہر کا اپنی حاملہ بیوی سے (جماع) کرنا جائز ہے' اصل مسئلہ یہی ہے کہ آدمی کا اپنی بیوی سے استمتاع (فائدہ اٹھانا) ہر حالت میں جائز ہے' البتہ کتاب وسنت میں عورت سے اجتناب کے بارے میں وارد ہونے والے احکام ہی اس عموم سے روک سکتے ہیں۔ یعنی حیض ونفاس وغیرہ میں منع ہے۔

۶۔ مانع حمل (حمل سے روکنے والی) گولیوں کا استعمال؟
خاندانی منصوبہ بندی کرنا؟

عرب کی دارالافتاء کمیٹی کا جواب اس سلسلہ میں یہ ہے کہ اگر عورت کے لیے حمل نقصان دہ ہو یا بچے کی ولادت آپریشن کے بغیر طبعی طور پر نہ ہو سکتی ہو یا اس طرح کی کوئی اور ضرورت لاحق ہو تو ایسے حالات میں ایسی گولیوں کا استعمال جائز ہے' ہاں اگر کسی ماہر ڈاکٹر کے ذریعے معلوم ہو کہ ایسی گولیوں کا استعمال کسی اور اعتبار سے نقصان

دہ ہے تو حکم تبدیل ہو جائے گا۔(یعنی ان کا استعمال ناجائز ہوگا)

خاندانی منصوبہ بندی پر ابن باز رحمہ اللہ کے تفصیلی جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر کوئی ضرورت ہو مثلاً یہ کہ عورت کے رحم میں کوئی ایسی بیماری ہو جس کی بناء پر حمل نقصان دہ ہوسکتا ہے' یا اسی طرح کی کوئی اور بیماری ہے تو ایسے حالات میں بقدر ضرورت ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے' اسی طرح پہلے سے موجود بچوں کی کثیر تعداد کے پیش نظر اگر حمل نقصان دہ ہو تو ایک معین مثلاً سال' دو سال (دودھ پلانے کی مدت) تک ایسی گولیاں استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں' اگر مانع حمل گولیوں کا استعمال صرف اس مقصد کے لیے ہو کہ ملازمت کے لیے فراغت میسر آسکے یا کم بچے خوشحالی کا باعث ہوں گے یا ان جیسا کوئی اور معاملہ ہو جیسا کہ آج کل ہو رہا ہے تو یہ قطعاً ناجائز ہے۔(فتاویٰ برائے خواتین)

۷۔ حاملہ سے عقد نکاح باندھنا؟

حاملہ عورت یقینی طور پر عدت میں ہوگی' یا تو طلاق کی عدت والی ہوگی یا وہ اپنے شوہر کی وفات پر عدت گزار رہی ہوگی تو ایسی صورت میں اس سے نکاح نہیں کیا جا سکتا حتیٰ کہ پیغام نکاح بھی واضح طور پر نہیں دے سکتے۔ لہٰذا وضع حمل سے قبل اس سے نکاح کرنا ناجائز و ممنوع ہے۔

۸۔ عزل کرنا؟

عزل کا معنی یہ ہے کہ شوہر بیوی سے جماع کے دوران اپنے مادہ منویہ کو (فرج) کے بجائے باہر خارج کرے تا کہ حمل نہ ٹھہر سکے اگرچہ یہ ایک ناپسندیدہ عمل ہے مگر بوقت ضرورت ایک حد تک اس کی گنجائش ہے بشرطیکہ شوہر اور بیوی دونوں کی رضامندی شامل ہو۔(بوقت ضرورت کی تفصیل' مانع حمل گولیوں کی بحث میں دیکھ لیں)

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں کما حقہ طہارت اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ وصلی اللّٰہ علی النبی وعلی آلہ واصحبہ اجمعین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآن مجید میں حیض کا ذکر

وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْمَحِیْضِ قُلْ ھُوَ اَذًی فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِی الْمَحِیْضِ

وَلَاتَقْرَبُوْھُنَّ حَتّٰی یَطْھُرْنَ فَاِذَا تَطَھَّرْنَ فَاْتُوْھُنَّ مِنْ حَیْثُ اَمَرَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَھِّرِیْنَ (سورۃ البقرۃ آیت ۲۲۲)

ترجمہ: وہ آپ سے حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ آپ ان سے کہیئے کہ وہ ایک گندگی کی حالت ہے لہٰذا حیض کے دوران عورتوں سے الگ رہو اور جب تک وہ پاک نہ ہولیں ان کے قریب نہ جاؤ۔ پھر جب وہ پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاسکتے ہو جدھر سے اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاک و صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

حالت حیض میں کیا طلاق دی جا سکتی ہے؟

طلاق دینے کا شرعی (سنی) طریقہ یہ ہے کہ حالت طہر میں (جس میں صحبت نہ کی ہو) طلاق دی جائے یا پھر حالت حمل میں طلاق دی جائے۔ (صحیح بخاری و مسلم و ابوداؤد وغیرہ اور زادالمعاد و نیل الاوطار بھی دیکھیں)

جبکہ حالت حیض میں طلاق دینا بدعت ہے اور جو عمل بدعت ہو وہ فاسد اور باطل ہے غیر معتبر ہے۔

حالت حیض میں دی گئی طلاق' طلاق بدعی ہوگی لہٰذا یہ شمار نہ ہوگی (یعنی یہ طلاق شمار نہ ہوگی)' ابوداؤد وغیرہ کی حدیث میں ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنھما نے جو اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی تھی اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ بھی شمار نہ کیا تھا (واللہ اعلم)

امام ابن تیمیہ' امام ابن القیم' امام ابن حزم' امام شوکانی اور امام صدیق حسن خان رحمھم اللہ اجمعین ایسی طلاق کے واقع ہونے کے قائل نہیں ہیں۔
تفصیل کے لیے (مجموع الفتاویٰ' زادالمعاد' المحلی' نیل الاوطار' اور الروضۃ الندیہ یا فقہ الحدیث کا مطالعہ کریں)۔

حالت حمل میں طلاق دینا کیسا ہے؟

حالت حمل میں دی گئی طلاق سنی طلاق ہے اور یہ واقع ہو جاتی ہے۔
صحیح مسلم' ابوداؤد وغیرہ میں ان الفاظ کے ساتھ صراحت ہے کہ
ثم لیطلقھا طاھراً او حاملاً۔ (بحوالہ فقہ الحدیث)
پھر اسے حالت طہر میں یا حالت حمل میں طلاق دو۔
علامہ شوکانی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ حالت حمل میں طلاق سنی ہے۔ جمہور اس کے قائل ہیں۔ (نیل الاوطار)

۳۔ بعد از وضوء خون بہہ جانے سے یا قے آ جانے سے کیا وضوء ٹوٹ جائے گا؟

بعد از وضوء جسم کے کسی حصے سے خون کا نکل آنا وضوء کو نہیں توڑتا۔
امام بخاری رحمہ اللہ نے سیدنا حسن بصری رحمہ اللہ سے تعلیقاً نقل کیا ہے کہ

مسلمان ہمیشہ اپنے زخموں میں نماز پڑھتے رہے۔(یہ بات باسند صحیح مصنف ابن ابی شیبہ میں بھی ہے)

علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ تمام المنۃ میں مسند احمد اور ابوداؤد کے حوالہ سے اس انصاری صحابی کے قصے کی طرف اشارہ کرتے ہیں جو زخمی ہونے کے باوجود اور خون بہنے کے باوجود اپنی نماز میں مشغول رہا' تو ثابت ہوا کہ خون آدمی ناقض وضوء نہیں ہے' واللہ اعلم۔اسی بات کا اظہار نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ نے کیا ہے اور یہی بات علامہ شوکانی رحمہ اللہ نے بھی لکھی ہے۔(تفصیل کے لیے الروضۃ الندیۃ' تمام المنۃ اور فقہ الحدیث کا مطالعہ کریں)

علاوہ ازیں حیوان کے خون کے متعلق سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے صحیح حدیث مروی ہے کہ انہوں نے اونٹ نحر کیا تو اس کا خون اور گوبر انہیں لگ گیا دریں اثناء نماز قائم کردی گئی تو انہوں نے بھی نماز پڑھی لیکن وضوء نہیں کیا۔

(تمام المنۃ' بحوالہ عبدالرزاق' ابن ابی شیبہ وغیرہ)

باقی رہا قے کا مسئلہ تو اس سلسلے میں ابوداؤد میں یہ حدیث ہے کہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قاء فتوضاء کہ نبی علیہ السلام نے قے کی پھر وضوء کیا۔

(یہ حدیث ترمذی میں بھی ہے)

مولانا صدیق حسن خان رحمہ اللہ نے بھی اسے ناقض وضوء شمار کیا ہے۔البتہ کچھ علماء کے نزدیک یہ استحبابی وضوء ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ قے کے بعد وضو کرنا چاہئے۔واللہ اعلم بالصواب

کیا قہقہہ مار کر ہنسنے سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے؟

قہقہہ سے وضوء نہیں ٹوٹتا کیونکہ اس کی کوئی واضح دلیل موجود نہیں اور جس روایت

سے استدلال کرتے ہوئے قہقہہ کو ناقض وضوء شمار کیا جاتا ہے وہ ضعیف ہے۔
یہ روایت مجمع الزوائد میں منقطع سند سے آئی ہے۔ (تفصیل کے لیے فقہ الحدیث دیکھیں)
سید سابق رحمہ اللہ نے بھی فقہ السنۃ میں اسی بات کا اظہار کیا ہے۔ (فقہ السنۃ نمبر ۱ صفحہ ۵۱)

کیا ٹیک لگا کر سو جانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا العینان وکاء السہ فمن نام فلیتوضاء یعنی آنکھیں دبر (مقعد) کا تسمہ ہیں لہٰذا جو سو جائے وہ وضوء کرے۔ (ابن ماجہ، ابوداؤد وغیرہ)
جنابت کی وجہ سے موزے اتارنے کے ذکر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نیند کو بول و براز کے ساتھ ذکر کیا ہے جو کہ نیند کے ناقض وضوء ہونے کا قطعی ثبوت ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ دیکھیں)۔
مندرجہ ذیل احادیث کی روشنی میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ
☆ نیند مطلقاً ناقض وضوء ہے۔ علامہ ابن حزم اور علامہ البانی رحمہما اللہ اسی کے قائل ہیں۔ (المحلی، تمام المنۃ)
البتہ نیند اور اونگھ میں فرق ہے جو کہ درج ذیل ہے۔
نیند ایسا ثقیل پردہ ہے جس کا دل پر اچانک آ جانا اسے ظاہری امور کی معرفت سے کاٹ دیتا ہے اور نعاس (اونگھ) ایسا ثقل ہے جو انسان کو باطنی احوال کی معرفت سے کاٹ دیتا ہے۔ (فقہ الحدیث) لہٰذا نیند سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور اونگھ سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ واللہ اعلم

ادارہ اشاعت قرآن وحدیث

کی

چند مطبوعات

Fast Graphic.0333-4389662